اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کے قصیدۂ نور پر لکھی گئی
ایک خوب صورت تضمین

تضمین بر قصیدۂ نور

تضمین نگار
حضرت مولانا اختر الحامدی علیہ الرحمہ

www.fb.com/naatbookslibraray

تضمین

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے قصیدہ نور پر جو تضمین حضرت مولانا اختر الحامدی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمائی ہے۔ وہ ملاحظہ فرمائیں۔

مرحبا کیا روح پرور ہے نظارا نور کا   فرش سے تا عرش پھیلا ہے اُجالا نور کا
تاجدارِ شرق سائل بن کے نکلا نور کا   صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا
صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا

ڈالی ڈالی نور کی ہے پتہ پتہ نور کا   بوٹا بوٹا نور کا ہے غنچہ غنچہ نور کا
نور کی اِک اِک کلی اِک اِک شگوفہ نور کا   باغِ طیبہ میں سہانا پھول پھولا نور کا
مست بو ہیں بلبلیں پڑھتی ہیں کلمہ نور کا

جشن نورانی ہے ہر جانب ہے چرچا نور کا   انجمن آرا ہوا مکّہ میں کعبہ نور کا
ماہِ حق تشریف لایا بن کے قبلہ نور کا   بارھویں کے چاند کا مُجرا ہے سجدہ نور کا
بارہ برجوں سے جھکا اِک اِک ستارہ نور کا

دونوں عالم کی ہر اک شے پر سکّہ نور کا   دو جہاں کی نعمتیں ادنیٰ صدقہ نور کا
ان کے بحر لطف سے کوثر ہے قطرہ نور کا   ان کے قصرِ قدر سے خلد ایک کمرہ نور کا
سدرہ پائیں باغ میں ننھّا سا پودا نور کا

فرقِ انور پر خدا نے تاج رکھّا نور کا   نور نے خود نور کو مالک بنایا نور کا
کونسی شَے ہے نہیں ہے جس پہ قبضہ نور کا   عرش بھی، فردوس بھی، اس شاہِ والا نور کا
یہ مثمّن بُرج وہ مشکوئے اعلیٰ نور کا

کس قدر سنولا گیا ہے آج چہرہ نور کا   پھیکا پھیکا، دھندلا دھندلا ہے اُجالا نور کا
روئے انور سے ذرا پردہ اٹھانا نور کا   آئی بدعت، چھائی ظلمت، رنگ بدلا نور کا
ماہِ سنت، مہر طلعت، لے لے بدلا نور کا

بڑھ گیا پاکر جبینِ نور رتبہ نور کا
دور پہنچا نور کی دنیا سے شہرہ نور کا
اللہ اللہ کوئی دیکھے تو نصیبا نور کا
تیرے ہی ماتھے رہا اے جان سہرا نور کا
بخت جاگا نور کا چمکا ستارا نور کا

نور کی سرکار میں آیا ہے منگتا نور کا
ہے یہی دُر یا یہ دربارِ معلّٰی نور کا
ایک مدت سے دلِ مضطر ہے پیاسا نور کا
ہیں گدا تو بادشاہ بھر دے پیالہ نور کا
نور دن دونا ترا دے ڈال صدقہ نور کا

پنجگانہ پیش کرتے ہیں قصیدہ نور کا
یہ نمازیں ہیں حضورِ نور تحفہ نور کا
سامنے ہوتا ہے آنکھوں کے سراپا نور کا
تیری ہی جانب ہے پانچوں وقت سجدہ نور کا
رُخ ہے قبلہ نور کا، ابرو ہے کعبہ نور کا

آسمانِ نور سے آیا رسالہ نور کا
یا کتابِ نور پر رکھا ہے پارہ نور کا
عرش سے نازل ہوا کیا خوب نسخہ نور کا
پشت پر ڈھلکا سرِ انور سے شملہ نور کا
دیکھیں موسیٰ طُور سے اترا صحیفہ نور کا

فرقِ انور نور کی، دستار چہرہ نور کا
سادگی میں بھی ہے اِک انداز پیارا نور کا
کج کلاہی پر کچھ ایسا رُعب چھایا نور کا
تاج والے دیکھ کر تیرا عمامہ نور کا
سَر جُھکاتے ہیں الٰہی بول بالا نور کا

ضَو فگن ہے کعبۂ جاں پر منارا نور کا
ہے اسی کی سیدھ میں لاریب رستہ نور کا
زرفشاں کیا پرچمِ حق پر ہے تارا نور کا
بینیِ پُرنور پر رخشاں ہے بُکّہ نور کا
ہے لِوَاءُ الحمد پر اُڑتا پھریرا نور کا

صفحۂ قرطاسِ نوری پر یہ نقطہ نور کا
کس قدر ہے جگمگاتا استعارا نور کا
نور کی تحریرِ بخشش عفو نامہ نور کا
مصحفِ عارض پہ ہے خطِ شفیعہ نور کا
لو سیاہ کارو مبارک ہو قبالہ نور کا

مشعلِ روشن پہ ہے نازک سا شیشہ نور کا یا عذارِ نور پر تاریک پردہ نور کا
تبر تا ہے چاندنی میں چاند کیسا نور کا تابِ زر بنتا ہے عارض پر پسینہ نور کا
مصحفِ اعجاز پر چڑھتا ہے سونا نور کا

چار سُو ہے طُور کے گردش میں شعلہ نور کا مثلِ پروانہ ہے چکّر میں شرارہ نور کا
ہے طوافِ ماہ میں مصروف ہالا نور کا پیچ کرتا ہے فدا ہونے کو لمعہ نور کا
گردِ سر پھرنے کو بنتا ہے عمامہ نور کا

ہے جلالِ مہر سے لرزاں شرارہ نور کا کانپتا رعبِ سحر سے ہے ستارا نور کا
طُور پر ہے رعشہ بر اندام کوندہ نور کا ہیبتِ عارض سے تھرّاتا ہے شعلہ نور کا
کفشِ پا پر گر کے بن جاتا ہے گپھّا نور کا

چشمِ مَازَاغَ الْبَصَر، قوسین قبلہ نور کا وَالضُّحٰی نوری جبیں، وَالْفَجْر چہرہ نور کا
شرحِ قرآنِ الٰہی ہے سراپا نور کا شمع دل، مشکوٰۃ تن، سینہ زجاجہ نور کا
تیری صورت کے لیے آیا ہے سورہ نور کا

جسمِ نورانی ہے کیسا صاف ستھرا نور کا منبعِ انوارِ حق، مہرِ مجلّٰی نور کا
پیراہن ہے تن پہ یا مشعل پہ شیشہ نور کا مَیل سے بالکل مبرّا ہے وہ پتلا نور کا
ہے گلے میں آج تک کورا ہی کرتا نور کا

تجُھ سے پاتا ہے جہانِ نور صدقہ نور کا آستاں بوسی سے بڑھ جاتا ہے درجہ نور کا
تیری چوکھٹ پر ہے ساجد ہر فرشتہ نور کا تیرے آگے خاک پر جھکتا ہے ماتھا نور کا
نور نے پایا ترے سجدے سے ماتھا نور کا

اللہ اللہ ہے وجودِ پاک کیسا نور کا اِک مکمل مظہرِ باری تعالےٰ نور کا
آیۂ نُوْرًا مُبِیْنًا ہے اشارہ نور کا تو ہے سایہ نور کا ہر عضو ٹکڑا نور کا
سائے کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نور کا

خال ہے رخسار پر ماہِ دوہفتہ نور کا
زلفِ مشکیں میں ہلالی خم انوکھا نور کا
رخ پہ غازہ نور کا، آنکھوں میں سُرمہ نور کا
کیا بنا نامِ خدا، اَسریٰ کا دولہا نور کا
سر پہ سہ پہر نور کا، بر میں شہانہ نور کا

سیلِ حسن و رنگ ہے، اُمڈا ہے دریا نور کا
اِک عجب عالم ہے تا قصرِ تدلّٰی نور کا
اب حریمِ نور سے اُٹھے گا پردہ نور کا
بزمِ وحدت میں مزا ہوگا دوبالا نور کا
ملنے شمعِ طور سے جاتا ہے اِکّہ نور کا

ہر طرف ہے بزمِ نورانی میں چرچا نور کا
عالمِ انوار میں بکھرا ہے نغمہ نور کا
جلوہ گاہِ نور میں آتا ہے دولہا نور کا
وصفِ رُخ میں گاتی ہیں حوریں ترانہ نور کا
قدرتی بینوں میں کیا بجتا ہے لہرا نور کا

شب پرہ کیا جانتے، دن ہوتا ہے کیسا نور کا
دیکھ سکتا ہے اندھیرا کب اجالا نور کا
لطف پا سکتا ہے کیا آنکھوں سے اندھا نور کا
یہ کتابِ کُن میں آیا طرفہ آیہ نور کا
غیرِ قائل کچھ نہ سمجھا کوئی معنی نور کا

اِک حجابِ نَو بہ نَو، جلوہ بہ جلوہ نور کا
ہر تجلّی، ہر کرن، ہر عکس پردہ نور کا
کر سکیں آنکھیں نہ جی بھر کر نظارا نور کا
دیکھنے والوں نے کچھ دیکھا نہ بھالا نور کا
مَن رَآنی کیا یہ آئینہ دکھایا نور کا

لے کے آیا عیدِ جاء الحق سویرا نور کا
شرقِ انوارِ حرا سے مہر نکلا نور کا
دھوپ چمکی نور کی پھیلا اُجالا نور کا
صبح کردی نور کی، سچا تھا مژدہ نور کا
شام ہی سے تھا شبِ تیرہ کو دھڑکا نور کا

ابرِ رحمت جھوم کر کعبہ سے اٹھا نور کا
نکھری نکھری سی ہے فضا، منظر ہے پیارا نور کا
قحطِ تاریکی گیا، آیا زمانہ نور کا
پڑتی ہے نور کی بھرن، امڈا ہے دریا نور کا
سر جھکا اے کشتِ کفر آتا ہے اہلا نور کا

تم سے پہلے تھا کہاں اتنا اجالا نور کا
تم سے پہلے تھا کہاں یہ دَور دورہ نور کا
تم سے پہلے ایک بت خانہ تھا کعبہ نور کا
ناریوں کا دور تھا، دِل جل رہا تھا نور کا
تم کو دیکھا ہو گیا ٹھنڈا کلیجہ نور کا

نورِ کامل، دینِ کامل لے کے آیا نور کا
ہے شریعت نور کی، جاری ہے سکّہ نور کا
ناسخِ مطلق، خدا نے خاص بھیجا نور کا
نسخِ ادیاں کر کے خود قبضہ بٹھایا نور کا
تاجور نے کر لیا کچّا علاقہ نور کا

کس قدر مسرور ہے ہر ایک منگتا نور کا
سب کو قسمت سے سوا ملتا ہے حصّہ نور کا
بھیڑ ہے دربار میں، جاری ہے صدقہ نور کا
جو گدا دیکھو لیے جاتا ہے توڑا نور کا
نور کی سرکار ہے کیا اس میں توڑا نور کا

پھوٹ نکلا اے تعالیٰ اللہ چشمہ نور کا
شاد ہیں سائل، اُبلتا ہے خزانہ نور کا
موج اُٹھی بحرِ کرم کی، ہاتھ اُٹھا نور کا
بھیک لے سرکار سے، لا جلد کاسہ نور کا
ماہِ نو طیبہ میں بٹتا ہے مہینہ نور کا

مل چکے ہیں اپنی آنکھوں سے یہ تلوا نور کا
ان کے دل پر نقشِ کفِ پا نور کا
تو ہے معمولی دیا، یہ طورِ سینا نور کا
دیکھ ان کے ہوتے نازیبا ہے دعویٰ نور کا
مہر لکھ دے یاں کے ذرّوں کو مچلکہ نور کا

خاتمِ شاہی، درخشندہ عطیّہ نور کا
مہرِ تصدیقِ عقیدت ہے یہ ٹھپّہ نور کا
رکھتے ہیں اپنی جبیں پر ہم بھی سکّہ نور کا
یاں بھی داغِ سجدۂ طیبہ ہے تمغہ نور کا
اے قمر کیا تیرے ہی ماتھے ہے ٹیکہ نور کا

ہر ادا، ہر طرز، ہر خُو، ہر سلیقہ نور کا
ہر روش، ہر طور، ہر ڈھب، ہر سلیقہ نور کا
پاس رہ کر بن گئے پیکر صحابہ نور کا
شمع ساں اِک ایک پروانہ ہے اس با نور کا
نورِ حق سے لَو لگائے دل میں رشتہ نور کا

دائرہ ہے گردِ خورشیدِ مدینہ نور کا   ہر تق پر ہے شعاعوں سے احلاہ نور کا
شمعِ محفل شاہِ دیں، اصحاب گھیرا نور کا   انجمن والے ہیں انجم، بزم حلقہ نور کا
چاند پر تاروں کے جھرمٹ سے ہے ہالہ نور کا

تجھ سے مکہ نور کا، تجھ سے مدینہ نور کا   تجھ سے قبلہ نور کا، ہے تجھ سے کعبہ نور کا
تجھ سے جس رشتہ کو نسبت ہے وہ رشتہ نور کا   تیری نسلِ پاک میں، ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عینِ نور، تیرا سب گھرانہ نور کا

بنت اللہ غنی عثماں تمہارا نور کا   اخترِ قسمت ہے یا ماہِ دو ہفتہ نور کا
خلعتِ نورٌ علیٰ نورٍ ملا کیا نور کا   نور کی سرکار سے پایا دوشالہ نور کا
ہو مبارک، تم کو ذوالنورین جوڑا نور کا

کِس کے جلوے سے ہوا سارا زمانہ نور کا   کس کے پرتو سے بنی دنیا نمونہ نور کا
کِس کے عکسِ نور سے تھا ذرہ ذرہ نور کا   کس کے پردے نے کیا آئینہ اندھا نور کا
مانگتا پھرتا ہے آنکھیں ہر نگینہ نور کا

اب کہاں وہ عکس ریزی، وہ اجالا نور کا   اب کہاں وہ جگمگاہٹ، وہ چمکنا نور کا
اب کہاں وہ صبح دلکش، وہ سویرا نور کا   اب کہاں وہ تابشیں، کیسا وہ تڑکا نور کا
مہر نے چھپ کر کیا خاصہ دھندلکا نور کا

تم مقابل تھے تو تاباں تھا نصیبہ نور کا   تم مقابل تھے تو پھیلا تھا اُجالا نور کا
تم مقابل تھے تو منظر اور کچھ تھا نور کا   تم مقابل تھے تو پھر دن چاند بڑھتا نور کا
تم سے چھٹ کر منہ نکل آیا ذرا سا نور کا

جگمگاتا ہے کلس، صلِّ علیٰ کیا نور کا   گنبدِ خضرا ہے یا بُرجِ معلّیٰ نور کا
اک حسیں منظر ہے تا اوجِ ثریا نور کا   قبرِ انور کہیے یا قصرِ معلّیٰ نور کا
چرخِ اطلس یا کوئی سادہ سا قبہ نور کا

بارگاہِ نور ہے یہ آستانہ نور کا
ہے یہاں کا چپہ چپہ گوشہ گوشہ نور کا
حاجب و درباں یہاں ہے ذرّہ ذرّہ نور کا
آنکھ مِل سکتی نہیں در پر ہے پہرہ نور کا
تاب ہے؟ بے حکم پر مارے پرندہ نور کا

روح پرور کس قدر منظر وہ ہوگا نور کا
موت آئے گی بتانے جب کہ دولہا نور کا
بن کے چمکے گا غبارِ نور غازہ نور کا
نزع میں لوٹے گا خاکِ نور پہ شیدا نور کا
مَر کے اوڑھے گی عروسِ جاں دوپٹہ نور کا

باغِ بخشش سے چلے جب تک نہ جھونکا نور کا
ہو بہارِ سامعہ جب تک نہ نغمہ نور کا
سُن نہ لے جب تک لبِ عیسیٰ سے مژدہ نور کا
تابِ مہرِ حشر سے چونکے نہ کشتہ نور کا
بوندیاں رحمت کی دینے آئیں چھینٹا نور کا

درحقیقت مبتدا ہے ذاتِ والا نور کا
وجہِ وصل و غایت و مقصود و منشا نور کا
نورِ مطلق نے بنایا تجھ کو مبدا نور کا
وضع واضع میں تری صورت ہے معنیٰ نور کا
یوں مجازاً چاہیں جس کو کہہ دیں کلمہ نور کا

مرسلیں انوار، تو جوہر سراپا نور کا
سب نبی تارے ہیں تو مہرِ مجلّٰی نور کا
فرع یہ تو اصل، یہ گل تو حدیقہ نور کا
انبیاء اجزاء ہیں تو بالکل ہے جملہ نور کا
اس علاقہ سے ہے ان پر نام سچا نور کا

ہے منوّر دن، منوّر رات صدقہ نور کا
دھوپ کیسی، چاندنی کیا؟ ہے اتارا نور کا
روز و شب آتے ہیں لے کر در پہ کاسہ نور کا
یہ جو مہر و مہ پہ ہے اطلاق آتا نور کا
بھیک تیرے نام کی ہے استعارہ نور کا

جھیل پر ہیں حسن کی دو آہوانِ خوش جمال
نور کی رفتار سے بھی تیز تر ہے جن کی چال
مرشدِ کامل نے میرے دی ہے کیا نکھری مثال
سرمگیں آنکھیں حریمِ حق کے وہ مشکیں غزال
ہے فضائے لامکاں تک جن کا رمنا نور کا

دیکھنا کچھ ایسا جوبن لائیں گے دل کے کنول   دائمی عہدِ جوانی پائیں گے دل کے کنول
تازگی پا کر نہ پھر مرجھائیں گے دل کے کنول   تابِ حسنِ گرم سے کھل جائیں گے دل کے کنول
نو بہاریں لائے گا گرمی کا جھلکا نور کا

خاک والے تا فلک تیرے توسّط سے گئے   دیکھنے بس اک جھلک تیرے توسّط سے گئے
نور والے لینے چمک تیرے توسّط سے گئے   ذرّے مہرِ قدس تک تیرے توسّط سے گئے
حدِّ ارسط نے کیا صغریٰ کو کبریٰ نور کا

برق سے چشمک زنی آخر نہیں کوئی مذاق   بھول بیٹھا اک تجلّی ہی میں سارا طمطراق
باادب خم آج تک ہے منزلِ نیلی رواق   سبزۂ گردوں جھکا تھا بہرِ پابوسِ براق
پھر نہ سیدھا ہو سکا کھایا وہ کوڑا نور کا

نورِ حق راکب ہو جب مرکب کا پھر کیا پوچھنا   چال کیا تھی؟ برقِ سینا کا تھا گویا کوندنا
کس کا زہرہ؟ دیکھنا کیسا؟ کہاں کا حوصلہ؟   تابِ سم سے چوندھیا کر چاند انہی قدموں پھرا
ہنس کے بجلی نے کہا، دیکھا چھلاوا نور کا

رات چمکانے کو دوڑی اخترِ بختِ سیاہ   رخ اجالے کیلئے، لی صبح نے مکّہ کی راہ
ارتسامِ عکس کرنے دل پر آئے مہر و ماہ   دیدِ نقشِ سُم کو نکلی سات پردوں سے نگاہ
پتلیاں بولیں چلو آیا تماشا نور کا

مہر آیا بہرِ نظارا، پئے دیدارِ چاند   نیرِ تاباں ہوا، اک ایک پُر انوار چاند
وہ بنا خورشیدِ عالمتاب، یہ ضو بار چاند   عکسِ سُم نے چاند سورج کو لگائے چار چاند
پڑ گیا سیم و زرِ گردوں پہ سکّہ نور کا

چاندنی لاتا جدھر انگلی اٹھاتے مہد میں   نور برساتا جدھر انگلی اٹھاتے مہد میں
باادب آتا جدھر انگلی اٹھاتا مہد میں   چاند جھک جاتا جدھر انگلی اٹھاتے مہد میں
کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلونا نور کا

دونوں تاروں میں ہے خورشیدِ نبوت کی چمک
دونوں پھولوں میں ہے گلزارِ رسالت کی مہک
دونوں شہزادوں میں ہے شاہِ دو عالم کی جھلک
ایک سینے تک مشابہ اک وہاں سے پاؤں تک
حسنِ سبطین ان کے جاموں میں ہے نیما نور کا

یہ ادا، یہ طور، یہ اندازِ شاہِ دوجہاں
ہُو بہُو گویا سراپا ہے حسینِ لامکاں
جیسے شمعِ مَن رَآنی فَقَد رَأَی الحق ضوفشاں
صاف شکلِ پاک ہے دونوں کے ملنے سے عیاں
خطِ توأم میں لکھا ہے یہ دو ورقہ نور کا

کس قدر شفاف ہے آئینہ نوری نہاد
جس کے دیکھے سے خدا بیساختہ آتا ہے یاد
بے نیازِ ہر ستائش، ماورائے حسنِ داد
ک، گیسو، ہ دہن ی ابرو آنکھیں ع ص
کہیعص ان کا ہے چہرہ نور کا

یہ قصیدہ جو حدِ فکرِ رسا سے دور ہے
جو مضامیں کی بلندی میں بہت مشہور ہے
میں کروں تخمیس اختر کب مرا مقدور ہے
بس رضا احمدِ نوری کا فیضِ نور ہے.
ہو گئی تضمین بھی بڑھ کر قصیدہ نور کا

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا و مولانا
محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین و بارک وسلم

نوٹ:- مورخہ ۱۵، ربیع النور (ربیع الاوّل شریف) بروز ہفتہ
دو بجے شب تضمین مکمل ہوئی۔ ۳۰ اپریل ۱۹۷۲ء